حدائقِ بخشش
اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ
دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

ایک وَلی کامِل کا رُوح پرو َر اور ایمان اَفروز کلام

حَدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

حسان الهند مولانا امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

پیش کش

مجلس المَدِینۃُ العِلمِیَّۃ

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : حَدائق بخشش
کلام : اعلیٰ حضرت، امام اَہلِ سنت، مجددِ دین وملت
مولانا امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن
پیش کش : مجلس المدینة العلمیة
سالِ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ، جون2012ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی **فون:**021-32203311
……**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ **فون:** 042-37311679
……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار **فون:**041-2632625
……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور **فون:** 058274-37212
……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن **فون:**022-2620122
……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ **فون:**061-4511192
……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال **فون:**044-2550767
……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ **فون:**051-5553765
……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ **فون:**068-5571686
……**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB **فون:** 0244-4362145
……**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ **فون:**071-5619195
……**گوجرانواله** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ **فون:**055-4225653
……**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست (حصہ اوّل)

فہرست (حصہ دوم)

ذریعۂ قادریہ

۱۳۰۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ ابْنِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

وصلِ اَوّل دَر نعتِ اکرم حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واہ کیا جُود و کَرم ہے شہِ بَطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کِھلتے ہیں سَخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اَغنیا پلتے ہیں دَر سے وہ ہے باڑا تیرا
اَصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رَستا تیرا

فرش والے تِری شوکت کا عُلوِ کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھَریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مِرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چُھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچّے سورج وہ دِل آرا ہے اُجالا تیرا

دِلِ عبث خوف سے پتّا سا اُڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بہتر انداز میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس سے قبل سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" اور "جد الممتار" سمیت پچیس 25 کتب شائع کی جاچکی ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ۔

۞ حدائق بخشش پر کام کے لیے درج ذیل چار نسخے سامنے رکھے گئے:

{ ۱ } مکتبہ حامدیہ، گنج بخش روڈ، مرکز الاولیاء لاہور { ۲ } مَدینہ پبلشنگ کمپنی، میکلوڈ روڈ، باب المدینہ کراچی { ۳ } ناظر پرنٹنگ پریس، باب المدینہ کراچی سے طبع شدہ نسخہ جو مولانا مفتی ظفر علی نعمانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے زیرِ اہتمام ۱۳۶۹ھ میں شائع ہوا اور مولانا عبد المصطفیٰ الازہری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس کی تصحیح فرمائی اور { ۴ } رضا اکیڈمی بمبئی (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ)، جس کے بارے میں (صفحہ ۶۳ پر) مصحح نے "اختتامیہ" کے تحت لکھا ہے:

"زیرِ نظر حدائقِ بخشش حصّہ اوّل طبع اوّل کی ترتیب کے مطابق ہے جو حضرت صدر الشریعہ عَلَیْهِ الرَّحْمَه کے زیرِ اہتمام حضرت امام احمد رضا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی حیاتِ مقدسہ میں اشاعت پذیر ہوئی اور حصّہ دوم مولانا حسنین رضا عَلَیْهِ الرَّحْمَه کے مرتبہ نسخہ کے مطابق ہے۔" ۞ کمپیوٹر کمپوزنگ کا تقابل رضا اکیڈمی والے نسخہ سے کیا گیا ہے اور حتی المقدور احتیاط برتی گئی کہ رسم الخط

میں بھی مطابقت ہو، دورانِ تقابل جن مقامات پر بیاض پائی وہاں حدائقِ بخشش کے دیگر (مذکور) نسخوں سے دیکھ کر الفاظ لکھے ہیں اور حواشی میں وضاحت کردی گئی ہے۔ ۞ کلام ''کعبہ کے بَدْرُ الدُّجیٰ'' میں یہ شعر

اک طرف اَعدائے دیں ایک طرف حاسدیں

بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

مکتبہ حامدیہ لاہور اور مَدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی کے حوالے سے شامل کیا گیا ہے نیز ان نسخوں میں جو حواشی زائد تھے وہ بھی شامل کر کے حاشیہ میں ان کا حوالہ لکھ دیا ہے۔ ۞ جا بجا الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے جو کہ کافی وقت اور محنت طلب کام تھا اس سلسلے میں اردو و فارسی کے قدیم الفاظ کے لیے مختلف لغات کی طرف مراجعت کی گئی۔ ۞ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے کی گئی ہے اور کلام کے پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِستِدعا ہے کہ اس کتاب کو پیش کرنے میں علمائے کرام دَامَت فُیُوضُھُم نے جو محنت و کوشش کی اسے قبول فرما کر انہیں بہترین جزا دے اور انکے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ''المدینة العلمیة'' اور دیگر مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

وصل دوم درمنقبت آقائے اکرم حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلٰی تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دَبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کُتّا تیرا

تُو حُسینی حَسَنی کیوں نہ محی الدّیں ہو
اے خِضَر مَجمَعِ بَحرَیْن ہے چشمہ تیرا

قسمیں[۱] دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تِرا چاہنے والا تیرا

مصطفٰے کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

---

[۱]: سیّدنا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمود کہ مرا می فرمایند: یَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّي عَلَيْكَ كُلْ وَ بِحَقِّي عَلَيْكَ اِشْرِبْ... الخ ۱۲منہ

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا

ہم[1] خاک ہیں اور خاک ہی مَاوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جَدِ اَعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیِّد عالم
اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشتِ فلک اس طعنِ زَمیں سے
سن ہم پہ مَدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

---

[1]: دَر ردِّ مبتدعی کہ بعض علمائے کرام را نسبت بہ پیرِ خود گفتہ بُود۔ چہ نسبت خاک را باعالمِ پاک ۱۲۔

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

یہی ہے اصل عالم مادّہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دِن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

گنہ مَغفُور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا
تعَالَی اللّٰہ! مَاہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

بڑھا یہ سِلسلہ رحمت کا دَورِ زلفِ والا میں
تسلسل کالے کوسوں رہ گیا عِصیاں کی ظلمت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مَرہمِ کافور ہاتھ آیا
دِلِ زَخمی نمک پَروَردَہ ہے کِس کی مَلاحَت کا

الٰہی منتظر ہوں وہ خِرامِ ناز فرمائیں
بِچھا رکھا ہے فرشِ آنکھوں نے کمخوابِ بَصارَت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسُف کو سجدہ ہو
مگر سَدِّ ذَرائِع داب ہے اپنی شریعت کا

زبانِ خار کِس کِس دَرد سے اُن کو سناتی ہے
تڑپنا دَشت طیبہ میں جِگر اَفگار فُرقَت کا

سِرھانے ان کے بِسمِل کے یہ بیتابی کا ماتم ہے
شہِ کوثر تَرَحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

جنھیں مرقد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو اُن میں صدقہ اپنی رَحمت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب تجلّیہائے جاناں سے
کہ چشمِ طور کا سُرمہ ہو دِلِ مشتاق رُویت کا

رضائے خستہ! جوشِ بَحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا

پُوچھتے کیا ہو عَرش پر یوں گئے مصطفٰے کہ یوں

پُوچھتے کیا ہو عَرش پر یوں گئے مصطفٰے کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصرِ دنٰی کے راز میں عقلیں تو گُم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قُدُس سے پوچھیے تم نے بھی کچھ سُنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں مِٹ کے دِکھا دِیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گِرنے لگی صبا کہ یوں

دِل کو دے نُور و داغِ عِشق پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سُن کے شقِّ ماہ آنکھوں سے اب دِکھا کہ یوں

دل کو ہے فِکر کس طرح مُردے جِلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اِسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذِکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حُسن کیوں کر آئے
لا اسے پیشِ جلوہ زمزمۂ رضا کہ یُوں

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نِرالی ہاتھ میں

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نِرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شِیریں مَقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نِگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو پا کے جودِ لایزالی ہاتھ میں

کیا لکیروں میں یَدُ اللّٰہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

جُودِ شاہِ کوثر اپنے پیاسوں کا جُویا ہے آپ
کیا عجب اُڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں

ابر نَیساں مومنوں کو تیغِ عُریاں کفر پر
جمع ہیں شانِ جمالی و جلالی ہاتھ میں

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سایہ اَفگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جُھوم کر
جب لِوَاءُ الْحَمْد لے اُمّت کا والی ہاتھ میں